OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

قرآن کریم کی روشنی میں علامتِ قیامت، "نفخہ صور" کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Sign of Doomsday "Nafkhah I Sur" in the light of Holy Quran

Shahid Iqbal
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies, SBBU Sheringal Dir Upper.
Email: shahidiqb222@gmail.com

Dr. Aftab Ahmad
Assistant Professor Department Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper.
Email: dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk

Received on: 08-07-2024 Accepted on: 14-08-2024

Abstract

It is a cosmic fact that Allah Al-Mighty has created the human for His worship. In order to achieve that goal, the entire world and universe has created. But with the passage of time two sorts of communities were formed. One is known as the believers (مومنین) and the other is the non-believers (کفار). In order to give the reward to both the communities, Allah Al-Mighty announced a day for justice called "A Doomsday". The question was that, when that day would come? So for the indication of that day of resurrection, Allah Al-Mighty has declared so many signs and clues to aware both the communities. Among all the other signs and clues, "blow in Horn" (نفخہ صور) is very specific and important one, because it is the very first sign of the end of human and the entire world, to set the system for the "Day of Judgement". It is very important for both the communities to get information about these signs to protect themselves from the curse of the Allah Al-Mighty. In the article, this subject is discussed under the light of Holy Quraan and all the verses are collected along with their most authentic explanations. The terms are defined with the respect to its different interpretations and concrete definitions. Related verses are collected under the same headings. Those hadiths which come under the same category of a subject, mentioned under it. The difficult terminologies are defined in simple way to make this research work easy to understand.

Keywords: Doomsday. Resurrection. Day of judgement. Blow in horn.

نفخۃ الصور

"اَلنَّفْخُ" کے معنی کسی چیز میں پھونکنے کے ہیں جیسے(یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ)(1) "اور جس دن صور پھونکا جائے گا"، اسی طرح(وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ)(2) "اور (جس وقت) صور پھونکا جائے گا"، اسی طرح(ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی)(3) "پھر دوسری دفعہ پھونکا جائے گا" اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا(فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ)(4) "جب صور پھونکا جائے گا"، اور اسی سے(نَفْخُ الرُّوْحِ)(5) ہے جس کے معنی "اس

دنیا میں کسی کے اندر روح پھونکنے " کے ہیں، چنانچے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا(وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ)(6) اور اس میں (اپنی بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں۔ محاورہ ہے: "اِنْتَفَخَ بَطْنُهُ" یعنی "اس کا پیٹ پھول گیا" اور اسی سے بطور استعارہ "اِنْتَفَخَ النَّهَار" کا محاورہ ہے جس کے معنی "دن کے بلند ہونے " کے ہیں۔اور "نَفْخَةُ الرَّبِيْعِ" کے معنی موسم بہار کی تروتازگی کے ہیں۔اور موٹے آدمی کو "رَجُلٌ مَنْفُوْخٌ" کہا جاتا ہے۔(7)

"صور " "صورة" کی جمع ہے جس طرح "بسر" "بسرة" کی جمع ہے،یعنی مردوں کی صورتوں (جسموں) اور ارواح میں پھونکا جائے گا اور "صور" میں ایک لغت صاد کے کسرے کے ساتھ "صِور" بھی ہے۔ یہ "صورة" کی جمع ہے اور اس کی جمع "صوار" ہے اور اس میں ایک لغت "صيار "، 'یا' کے ساتھ بھی ہے۔اور "صور" نور کا ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا(8)، پہلا نفخہ فنا کے لیے ہوگا اور دوسرا اٹھانے اور زندہ کرنے کے لیے(9)۔ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ "وہ صور جس کا ذکر حدیث مبارکہ میں ہے وہ سینگ کی مانند ہے اسی میں پھونکا جائے گا،اور "صور" "صورة" کی جمع ہے اور جوہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صور سینگ ہے(10)۔

"صور" کی تفسیر میں بعض نے کہا ہے کہ اس سے "قرن" یعنی نرسنگھے کی طرح کوئی چیز مراد ہے۔ جس میں پھونکا جائے گا۔ تو اس سے انسانی صورتیں اور روحیں ان کے اجسام کی طرف لوٹ آئیں گی۔ایک روایت میں ہے کہ "ان الصور فيه صورة الناس كلهم"(11) کہ صور کے اندر تمام لوگوں کی صورتیں موجود ہیں۔اور آیت کریمہ (فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ)(12) میں "صرهن" کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنی طرف مائل کر لو اور ہلا لو۔ یہ "صُوْرٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی اٹل ہونے کے ہیں بعض نے کہا کہ اس کے معنی "پارہ پارہ کرنے" کے ہیں۔ایک قرات میں "صُرْهُنَّ" ہے۔ بعض کے نزدیک "صِرْتُهٗ وصُرْتُهٗ" دونوں ہم معنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ "صُرْهُنَّ" کے معنی ہیں "انہیں چلا کر بلاو" چنانچہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ "عُصْفُوْرٌ صَوَّارٌ" اس چڑیا کو کہتے ہیں جو بلانے والے کی آواز پر آجائے۔ابو بکر نقاش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس میں ایک قرات "فَصُرَّهُنَّ" ضاد کے ضمہ اور را مشدد مفتوحہ کے ساتھ بھی ہے یہ "صَرٌّ" سے مشتق ہے جس کے معنی باندھنے کے ہیں اور ایک قرات میں "فَصِرَّهُنَّ" ہے جو "صَرِيْرٌ" بمعنی آواز سے مشتق ہے اور معنی یہ ہے انہیں بلند آواز دے کر بلاو اور قطع کرنے کی مناسبت سے بھیڑ بکریوں کے گلہ کو "صِوَارٌ" کہا جاتا ہے جیسا کہ "صِرْمَةٌ قَطِيْعٌ" اور "فِرْقَةٌ" وغیرہ الفاظ میں کہ قطع یعنی کاٹنے کے معنی کے اعتبار سے ان کا اطلاق جماعت پر ہوتا ہے۔(13)

"صور" اور اس میں پھونکنے کا حال اور کیفیت

روایات و قوال کی روشنی میں صور اور اس میں پھونکنے کے احوال و کیفیات کی بحث درج ذیل ہے۔

◀ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح "سور" شہر کی شہر پناہ کو کہتے ہیں اور یہ "سورة" کی جمع ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ "صور" سے مراد وہ قرن جس کے اندر اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح وہی ہے جس پر حدیث نبی

ﷺ سے روشنی پڑتی ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اسرافیل علیہ السلام صور کو منہ میں لگائے ہوئے ہیں۔ سر جھکائے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم صادر ہوتا ہے[14]۔اسی طرح ایک اعرابی نے بھی آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ صور کیا چیز ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "قرن جس میں پھونک کر بجاتے ہیں"[15]

◄ نبی ﷺ ایک وقت اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صور کو پیدا کیا اور اسرافیل علیہ السلام کو دیا جس کو وہ اپنے منہ میں لگائے ہوئے ہیں، انکھیں عرش کی طرف لگی ہیں منتظر ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "وہ قرن ہے" پوچھا وہ کیسا؟ فرمایا "بہت بڑا، اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے مجھے بھیجا اس کا عرض اتنا ہے جتنی آسمانوں اور زمین کی پہنائی۔اس میں تین وقت پھونکا جائے گا۔ پہلی پھونک گھبراہٹ اور پریشانی پیدا کرنے والی ہوگی اور دوسری سب کو بیہوش کر دینے والی اور تیسری پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آکھڑا ہونے کی۔اللہ تعالیٰ پہلی پھونک کا حکم دے گا اس سے ساری دنیا جہان کے لوگ گھبرا اٹھیں گے مگر جس کو اللہ تعالیٰ مستقیم رکھے۔جب تک دوسرا حکم نہ ہوگا صور پھونکا جاتا رہے گا، رکے گا نہیں۔جیسا کہ فرمایا (وَمَا يَنظُرُ هَؤُلَاء إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ)[16] یعنی وہ ایک زبردست چیخ اور بہت بلند آواز ہوگی، پہاڑ ابر کی طرح اڑ رہے ہونگے اور زمین ہلنے اور جھولنے لگے گی جیسے سمندر میں شکستہ سفینہ، جس کو موجیں ہر طرف دھکیلتی رہتی ہیں جیسے کسی قندیل کو جو چھت میں لٹکی ہوئی ہو، ہوا جھولا دیتی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ)[17] اس روز لرزا دینے والا صور پھونکا جائے گا۔اس روز سب کے سب بے انتہا خوف زدہ ہونگے، لوگ گر پڑینگے، مائیں دودھ پینے والے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائینگے نوجوانوں پر خوف کے مارے بڑھاپا طاری ہو جائے گا۔شیاطین جان بچانے کے خیال سے زمین کے کناروں تک بھاگ جائینگے لیکن فرشتے انہیں مار مار کر واپس لائیں گے، ایک دوسرے کو پکارتا رہے گا لیکن کوئی کسی کو پناہ نہ دے سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔لوگ اسی گھبراہٹ کے عالم میں ہونگے کہ زمین ہر طرف کے گوشے سے پھٹنے لگے گی۔ایسا امر عظیم ظاہر ہوگا کہ کبھی نہ دیکھا گیا اور ایسا کرب و ہول لاحق ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر لوگ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو اس کے پرزے اڑ رہے ہونگے ستارے ٹوٹ رہے ہونگے سورج اور چاند سیاہ پڑ جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "مردوں کو اس کی خبر نہ ہوگی" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یارسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ جب فرمائے گا (وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاء اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ)[18] تو اللہ تعالیٰ کس کو مستثنیٰ فرمائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "وہ شہدا ہیں" فزع اور گھبراہٹ تو زندوں کو ہوا کرتی ہے۔اور وہ زندہ تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دن کے فزع سے انہیں محفوظ رکھا ہے کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور عذاب تو اشرار خلق پر اترتا ہے اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے (يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ)[19] والی آیت مبارکہ میں پیش فرمایا ہے[20] یعنی کہ "جس دن وہ تمہیں نظر آجائے گا، اُس دن ہر دودھ پلانے والی اُس

بچے (تک) کو بھول بیٹھے گی جس کو اُس نے دودھ پلایا، اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا بیٹھے گی، اور لوگ تمہیں یوں نظر آئیں گے کہ وہ نشے میں بد حواس ہیں، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہونگے، بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا"(21) جب تک اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ طویل عرصہ تک یہ کیفیت رہے گی۔ پھر اللہ پاک بیہوشی لانے والے صور کا حکم اسرافیل علیہ السلام کو دے گا۔ اس لئے سب اہل سماوات والارض بے ہوش ہو جائیں گے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ ہوش میں رہے گا۔ ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے، اے اللہ تعالیٰ سب مر گئے۔ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے مگر پوچھے کا باقی کون ہے؟ وہ عرض کریں گے تو باقی ہے کہ تجھے تو موت آنے والی نہیں، اور عرش اُٹھانے والے ملائکہ بھی ہیں جبرائیل و میکائیل بھی ہیں اور میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جبرائیل و میکائیل کو بھی مر جانا چاہیے تو عرش بول اُٹھے گا، یارب جبرائیل و میکائیل بھی مر جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا زبان نہ کھولنا تحت العرش جتنے ہیں سب کو مر جانا ہے۔ ملک الموت پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کرینگے یارب! جبرائیل اور میکائیل بھی مر گئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اب کون باقی ہے؟ وہ کہیں گے کہ تو باقی ہے تجھے تو موت آئے گی نہیں اب میں اور عرش اُٹھانے والے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا عرش اُٹھانے والوں کو بھی مر جانا چاہیے۔ وہ بھی مر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا اب کون باقی ہے؟ عزرائیل کہیں گے تو نہ مرنے والا ہے اور میں۔ اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دے گا اسرافیل سے صور لے لو اور اسرافیل سے کہے گا کہ تم بھی میری مخلوق ہو۔ تم بھی مر جاو۔ وہ اسی وقت مر جائیں گے اور رب واحد و صمد لم یلدو لم یولد کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا تو آسمان و زمین لپیٹ دیے جائیں گے جیسے کہ طومار لپیٹ دیا جاتا ہے۔ تین دفعہ اس کو کھولا اور لپیٹا جائے گا پر فرمائے گا میں جبار ہوں میں جبار ہوں میں جبار ہوں پھر تین دفعہ آواز دے گا کیا آج کے روز ہے کسی کی بادشاہت؟ کون جواب دیتا۔ پھر خود ہی فرمائے گا بادشاہت اللہ تعالیٰ واحد القہار کی ہے۔ پھر دوسرے آسمان و زمین پیدا کرے گا نہیں پھیلا دے گا اور دراز کر دے گا جس میں کوئی کجی اور نقص باقی نہ رہے گا۔ پھر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی ایک زبردست آواز ہوگی تو از سر نو پیدا شدہ زمین میں سب پہلے کی طرح ہو جائیں گے جو زمین کے اندر ہے وہ اندر اور جو زمین کے باہر ہے وہ باہر۔ پھر تحت عرش سے اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برسے۔ چالیس دن تک پانی برستا رہے گا حتیٰ کہ پانی ان پر بارہ گز بلند ہو جائے گا۔ پھر اجسام کو حکم دے گا تو وہ زمین میں سے ایسے نمودار ہونے لگیں گے جیسے نباتات اور سبزیاں اُگ آتی ہیں۔ جب اجسام پہلے کی طرح مکمل ہو جائیں گے تو پہلے ملائک عرش زندہ کیے جائینگے اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ صور لے لو۔ وہ لے لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ پھر ارواح بلائی جائیں گی۔ مسلمانوں کی روحیں نور کی طرح چمکتی ہونگی اور کافروں کی روحیں تاریک رہیں گی ان سب کو لے کر صور میں ڈال دیا جائے گا۔ اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ نفخ بعث پھونکا جائے چنانچہ زندگیوں کی پھونک پھونکی جائے گی۔ تو روحیں ایسی اُچھل پڑیں گی جیسے شہد کی مکھیاں، کہ زمین و آسمان ان سے بھر جائے گا۔(22)

آیات مبارکہ میں "نفخ صور" کا ذکر

قرآن کریم کی مختلف سورتوں کی آیات مبارکہ میں علامتِ قیامت "نفخ صور" کا ذکر آیا ہے جس کی تفصیلی بحث درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا روزِ قیامت سے خطاب

1)وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّوَرِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (23)

ترجمہ: اور وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور جس دن وہ (روز قیامت سے) کہے گا کہ: "تو ہو جا" تو وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول برحق ہے۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا، اس دن بادشاہی اسی کی ہو گی۔ وہ غائب و حاضر ہر چیز کو جاننے والا ہے، اور وہی بڑی حکمت والا، پوری طرح باخبر ہے۔(24)

تفسیر: "کن فیکون" یہ راجع ہے آسمان وزمین کی تخلیق کی طرف۔ یہاں "خلق" بمعنی قضاء اور قدر کے ہے مطلب یہ ہے کہ زمین و آسمان میں ہر چیز اللہ کے فیصلے اور تقدیر کے تحت ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے لفظ کن فرمایا تو "فیکون" وہ ہو گیا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ قیامت کی طرف راجع ہے۔ اس صورت میں یہ قیامت کے جلدی وقوع پزیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اور مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سب کو فرمائیں گے "موتوا" سب مر جائینگے اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اٹھو تو سب اٹھ جائیں گے۔ (قوله الحق) یعنی جو وہ وعدے کرتا ہے وہ سچ ہے اور ضرور ہو گا۔ (وله الملك يوم ينفخ في الصور) یعنی بادشاہوں کی بادشاہی اس دن ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "مالك يوم الدين" اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا "والامر يومئذٍلله" ہر وقت میں اللہ ہی کا حکم ہے۔ لیکن اس دن خاص طور پر اسی کا حکم چلے گا اس کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چل سکے گا۔ اور صور، سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی(25)۔

(ينفخ في الصور) یعنی اس کی بادشاہت ہو گی جس دن صور میں پھونکا جائے گا یا اس کا حق ہو گا جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔ اور تمام امتوں کا اس پر اجماع ہے کہ صور میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ ابوالہیثم نے کہا ہے کہ جو کوئی صور کے سینگ ہونے کا انکار کرے تو وہ اس کی طرح ہے جو عرش، میزان اور پل صراط کا انکار کرتا ہے اور ان کی تاویلات تلاش کرتا ہے(26)۔

اس آیت کریمہ میں ابتدائے خلق اور اعادہ خلق کا ذکر ہوا اور یہی زیادہ مناسب بھی ہے۔

لوگوں کی حالت زار

2)وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا(27)

ترجمہ: اور اُس دن ہم ان کی یہ حالت کر دیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے، اور صور پھونکا جائے گا، تو ہم سب کو ایک ساتھ جمع کر لیں گے(28)

تفسیر: (وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ) بعض علماء نے کہا کہ یہ واقعہ اس وقت ہو گا جب یاجوج و ماجوج سد کو توڑ چکے ہونگے یعنی دیوار توڑ کر یاجوج و ماجوج پانی کی طرح لہریں مارتے داخل ہونگے، کثرت اور ریل پیل کی وجہ سے ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہے گا اور

آپس میں گڈمڈ ہو جائینگے۔ بعض کا قول ہے کہ ایسا واقعہ اس وقت ہو گا کہ قیامت بپا ہو جائے گی اور لوگ قبروں سے باہر آ جائیں گے اور جنات بھی انسانوں کے ساتھ گڈمڈ ہو جائیں گے اور سب حیرت میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔(وَنُفِخَ فِي الصُّورِ) یاجوج وماجوج کا خروج قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے اور یہ قرب قیامت ظاہر ہونگے۔(فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا) ایک میدان میں جمع کریں گے۔[29]

جب یاجوج وماجوج کے شر سے بچنے کے لیے ذوالقرنین کی بنائی گئی دیوار مکمل ہوگئی تو ذوالقرنین اطمینان کا سانس لیتے ہیں اور اللہ کا شکر یا ادا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لوگو! یہ بھی رب کی رحمت ہے کہ ان شریروں کی شرارت سے مخلوق کو اب امن دے دیا۔ ہاں جب اللہ کا وعدہ آجائے گا تو اس کا ڈھیر ہو جائے گا اور یہ زمین دوز ہو جائے گی۔ مضبوطی کچھ کام نہ آئے گی۔[30]

قربِ قیامت یہ دیوار پاش پاش ہو جائے گی: قرآن میں ایک اور جگہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے سامنے پہاڑ پر رب نے تجلی کی تو وہ پہاڑ زمین دوز ہو گیا۔ وہاں بھی لفظ "جَعَلَهُ دَكًّا" [31] آیا ہے۔ پس قریب بہ قیامت یہ دیوار پاش پاش ہو جائے گی اور ان کے نکلنے کا راستہ ہو جائے گا۔ اللہ کے وعدے اٹل ہیں قیامت کا آنا یقینی ہے [32]۔ اس دیوار کے ٹوٹتے ہی یہ لوگ نکل پڑیں گے اور لوگوں میں گھسے جائیں گے۔ یگانوں بیگانوں کی تمیز اُٹھ جائے گی۔ یہ واقعہ دجال کے آجانے کے بعد قیامت کے قیام سے پہلے ہو گا اس کا پورا بیان آیت (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ)[33] کی تفسیر میں آئے گا، انشاءاللہ[34]

جب صور پھونکا جائے گا: اس کے بعد صور پھونکا جائے گا اور سب جمع ہو جائیں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان جن سب خلط ملط ہو جائیں گے۔[35]

مجرموں کا گھراؤ

3) يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا [36]

ترجمہ: جس دن صور پھونکا جائے گا، اور اُس دن ہم سارے مجرموں کو گھیر کر اس طرح جمع کریں گے کہ وہ نیلے پڑے ہونگے۔[37]

تفسیر: (يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ) کی تفسیر پہلے گزر چکی ہے۔ (الْمُجْرِمِينَ) سے مراد مشرک ہیں (زُرْقًا) یہ مجرمین سے حال ہے۔ "الزرق" سیاہی کا متضاد ہے۔ عرب نیلی آنکھوں کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کی انکھوں کے نیلا ہونے اور چہروں کے سیاہ ہونے کی وجہ سے ان کی خلقت ناپسندیدہ ہو گی۔ کلبی اور فراء نے "زُرْقًا" کا معنی اندھا بیان کیا ہے۔ ازہری نے کہا: پیاسے، ان کی شدت پیاس کی وجہ سے آنکھیں نیلی ہوں گی۔ زجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیاس کی وجہ سے آنکھیں نیلی ہو جاتی ہیں اور سیاہی بدل جاتی ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا" کے بارے میں پوچھا گیا اور دوسری جگہ فرمایا کہ (وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا)[38]، تو فرمایا قیامت کے دن کے لیے مختلف حالات ہونگے ایک حالت میں ان کی آنکھیں نیلی ہونگی اور ایک حالت میں اندھے ہونگے[39]۔

اس آیت کی ایک تفسیر میں ذکر ہے کہ (الْمُجْرِمِينَ) سے مشرکین مراد ہیں۔(يَوْمَئِذٍ زُرْقًا) سے مراد نیلی آنکھوں والے، آنکھ کی سیاہی میں سبزی کی آمیزش کو "زرقت" کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ "زرقا" سے مراد اندھا ہونا ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد پیاسا ہونا ہے[40]۔

اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ (يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ) جب دوسری مرتبہ صور میں پھونک ماری جائے گی (وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ) اور ہم مشرکین کو میدان قیامت میں اس حالت میں جمع کرینگے کہ (زُرْقًا) کرنجے ہونگے۔[41]

لوگوں کی آپس میں لاتعلقی

4) فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ[42]

ترجمہ: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اُس دن نہ ان کے درمیان رشتے ناتے باقی رہیں گے، اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا[43]

تفسیر:(فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ)اس نفخہ کے متعلق مفسرین آئمہ کے مختلف اقوال ہیں۔سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ صور پھونکے جانے سے مراد اس جگہ پہلا نفخہ ہے جس کے متعلق ارشاد فرمایا"وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ"[44]،(فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ) "ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُون"[45]پھر دوسرا نفخہ پھونکا جائے گا۔اس وقت سب کھڑے کھڑے دیکھ رہے ہونگے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے سوال کرینگے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن بندے یا بندی کا ہاتھ پکڑ کر علی الاعلان سب اگلوں اور پچھلوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ایک منادی ندا دے گا یہ فلاں بن فلاں ہے، اس کی طرف کسی کا حق ہو تو وہ اپنا حق لینے آجائے۔اس وقت جس شخص کا اپنے باپ یا بیٹے یا بی بی یا بھائی پر کوئی حق ہو گا وہ خوش ہو گا وہ اپنا حق وصول کرے گا۔اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت"فلا انساب" پڑھی۔عطا کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی آیا ہے کہ اس جگہ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔(فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ) یعنی دنیا میں شرافت نسب پر ایک دوسرے پر فخر کرے گا۔ قیامت کے دن کوئی کسی پر نسبی فخر نہیں کر سکے گا اور نہ ہی تو اصل والا سوال ایک دوسرے سے کرے گا۔جیسا کہ دنیا میں ایک دوسرے سے سوال کرتے تھے کہ تو کون ہے، تمہارا کس قبیلہ سے تعلق ہے؟[46]

ایک تفسیر میں(فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ) کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ:اس آیت میں نفخہ ثانیہ مراد ہے[47]۔ابو عمر زادان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: میں حضرت ابن مسعود رضی للہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ اصحاب خیر و برکت مجھ سے ان کی بارگاہ میں سبقت لے گئے ہیں تو میں نے بلند آواز سے کہا:اے عبداللہ بن مسعود! یہ اس وجہ سے ہے کہ میں عجمی ہوں آپ نے ان کو قریب کیا ہے اور مجھے دور کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:قریب ہو جاو، میں قریب ہوا حتی کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی بیٹھنے والا نہ تھا۔میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: بندے یا بندی کا ہاتھ قیامت کے دن پکڑا جائے گا اولین و آخرین کے سروں پر اسے کھڑا کیا جائے گا پھر ندا دینے والا ندا دے گا: یہ فلاں بن فلاں ہے جس کے لیے حق ہو وہ اپنے حق کی طرف آئے۔عورت خوش ہو گی کہ

اس کے لیے حق اس کے باپ پر یا اس کے خاوند پر یا اس کے بھائی پر یا اس کے بیٹے پر پھیرا جائے گا۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھا "فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءلُونَ" اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے حقوق لاو۔ وہ کہیں گے: یارب دنیا فنا ہو گئی ہے۔ پس میں ان کے حقوق کہاں سے لاوں؟ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: اس کی نیکیوں سے لے لو اور ہر انسان کو اس کے مطالبے کی مقدار دے دو۔ اگر وہ اللہ کا ولی ہو گا اور ایک رائی کے دانہ کی مقدار نیکیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھا دے گا حتیٰ کہ اس کے ذریعے اسے جنت میں داخل کرے گا پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھا "إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا"[48]۔ اگر وہ شقی ہو گا تو فرشتے کہیں گے کہ یارب! اس کی نیکیاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور مطالبہ کرنے والے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: حق طلب کرنے والے کے برے اعمال میں سے لے کر اس کی برائیوں کے ساتھ ملا لو اور اس کے لیے جہنم کا پروانہ لکھ دو۔[49]

اسی طرح آیت مبارکہ (فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ) کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ: جب جی اُٹھنے کا صور پھونکا جائے گا۔ اور لوگ اپنی قبروں سے زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہونگے۔ (فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ) تو اس دن تو رشتے ناتے باقی نہ رہیں گے (وَلَا يَتَسَاءلُونَ) نہ کوئی کسی سے پوچھے گا نہ باپ کو اولاد پر شفقت ہو گی نہ اولاد باپ کا غم کھائے گی۔ عجب آپا دھاپی ہو گی۔ جیسے فرمایا ہے "وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا"[50] کہ کوئی دوست کسی دوست سے باوجود ایک دوسرے کو دیکھنے کے کچھ نہ پوچھے گا۔ صاف دیکھے گا کہ قریبی شخص ہے مصیبت میں ہے گناہوں کے بوجھ میں دب رہا ہے لیکن اس کی طرف التفات تک نہ کرے گا نہ کچھ پوچھے گا بلکہ آنکھ پھیر لے گا۔ جیسا کہ قران مجید نے بیان کیا ہے۔ "يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ"[51] کہ اس دن آدمی اپنے بھائی سے اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے بھاگتا پھرے گا۔[52]

لوگوں کی اپنے رب کے سامنے حاضری

5) وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاء اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ[53]

ترجمہ: اور جس دن صور پھونکا جائے گا، تو آسمانوں اور زمین کے سب رہنے والے گھبرا اُٹھیں گے، سوائے اُن کے جنہیں اللہ چاہے گا اور سب اُس کے پاس جھکے ہوئے حاضر ہونگے۔[54]

تفسیر: (وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ) صور اس سینگ کا نام ہے کہ جس حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ حسن رحمۃ علیہ کا قول ہے کہ صور قرن کا نام ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ سب سے پہلے ارواح قرن میں جمع ہوئیں، پھر اس میں صور پھونکا گیا۔ پھر وہ تمام ارواح جسموں میں چلی گئیں، پھر وہ جسم دوبارہ سے زندہ ہو جائیں گے۔ (فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ) جو کچھ زمین و آسمان میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں ہے "فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ"[55] وہ سب مر جائیں گے اس کا بوض نے یہ معنیٰ ذکر کیا ہے کہ ان پر پہلے گھبراہٹ طاری کر دی جائے گی۔ پھر وہ فوت ہے جائیں گے۔ بعض نے کہا کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام تین مرتبہ پھونکیں گے۔ ایک نفخہ سے گھبراہٹ، دوسرے نفخہ سے موت اور تیسرے نفخہ سے اُٹھ کر سب رب العالمین کے سامنے کھڑے

ہو جائیں گے۔(إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ) اس اثنا میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے آیت "إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ" کے بابت دریافت کیا تو حضرت جبرائیل نے فرمایا لہ: وہ شہداء ہونگے کیونکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ موجود ہیں۔ان کو فزع لاحق نہیں ہوگا۔دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ شہداء ہوں گے جو تلوار لٹکائے ہوئے عرش کے ارد گرد ہوں گے(56)۔

اس آیت کریمہ (کی تفسیر) میں اللہ تعالیٰ قیامت کی گھبراہٹ اور بے چینی کو بیان فرمارہا ہے صور میں اسرافیل علیہ السلام بحکم الٰہی پھونک ماریں گے۔اس وقت زمین پر بدترین لوگ ہونگے دیر تک صور پھونکتے رہیں گے جس سے سب پریشان حال ہو جائیں گے سوائے شہیدوں کے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور روزیاں دیئے جاتے ہیں(57)۔

اس آیت کی ایک تفسیر میں ذکر ہے کہ (الصُّورِ) صور میں صحیح یہ ہے کہ یہ نور کا ایک قرن ہے جس میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: یہ بوق کی شکل کا ہے۔ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ یمن کی زبان میں صور کا معنی بوق ہے۔نفخہ صور میں اصل یہ ہے کہ نفخے دو ہیں تین نہیں۔اور نفخہ فزع سے مراد نفخہ صعق ہی ہے کیونکہ وہ دونوں امر اس کو لازم ہیں وہ سخت گھبرائیں گے اور اس سے مر جائیں گے یا یہ نفخہ بعث کی طرف راجع ہے۔اس سے مراد نفخہ ثانیہ ہے اور وہ گھبرائے ہوئے راندہ ہونگے اور کہیں گے "قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ"(58) اور وہ ایسے امر کو دیکھیں گے جو انہیں خوفزدہ کرے گا۔یہ نفخہ بوق کی طرح ہوگا تاکہ تمام مخلوق جزاء کے میدان میں جمع ہو جائے۔یہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔جبکہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: (يُنفَخُ فِي الصُّورِ) یہ قبروں سے اُٹھنے کا دن ہے۔اور (فزع) میں دو اقوال ہیں۔پہلا قول: ندا کی طرف جلدی کرنا اور اس پر لبیک کہنا، اور یہ عربوں کے اس قول سے ماخوذ ہے "فزعت اليك فى كذا" یعنی "تیری مدد کے لیے ہم نے تیری آواز طرف جلدی کی"۔دوسرا قول: یہاں "فزع" جو ہے وہ خوف اور حزن سے مشہور و معروف ہے۔کیونکہ انہیں اپنی قبروں میں پریشان کیا گیا وہ گھبرا گئے۔اور خوفزدہ ہوگئے یہ دونوں اقوال میں سے زیادہ مناسب ہے۔(إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ) اس مستثنیٰ کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شہداء ہیں۔ان کے رب کے ہاں انہیں کو رزق دیا جاتا ہے فزع زندوں کو ہی لاحق ہوتا ہے۔اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد فرشتے ہیں(59)۔

6) مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ○ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ○ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ○ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ○ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ○(60)

ترجمہ: (دراصل) یہ لوگ بس ایک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کی حجت بازی کے عین درمیان اُنہیں آپکڑے گی۔ پھر نہ یہ کوئی وصیت

کر سکیں گے، اور نہ ہی اپنے گھروں کے پاس لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور صور پھونکا جائے گا تو یکایک یہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے روانہ ہو جائیں گے۔ کہیں گے کہ: "ہائے ہماری کم بختی! ہمیں کس نے ہمارے مرقد سے اُٹھا کھڑا کیا ہے؟" (جواب ملے گا کہ) "یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچی بات کہی تھی۔ اور کچھ نہیں، بس ایک زور کی آواز ہو گی، جس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔(61)

تفسیر: (مَا يَنظُرُونَ) کہ وہ انتظار نہیں کر رہے (إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک پہلی بار صور پھونکا جانا مراد ہے۔ (تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ) یعنی وہ دنیا کے اُمور میں جھگڑتے ہیں خواہ ان کا تعلق بیع و شراء سے متعلق ہو یا کسی اور چیز کے متعلق، وہ مجالس اور بازاروں میں بحث و مباحثہ کرتے تھے۔

◀ روایت کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ قیامت ایسی حالت میں آجائے گی کہ دو آدمی باہم (بیع و شراء) کپڑا پھیلائے ہوئے ہوں گے، خرید و فروخت میں مصروف ہوں گے، نہ عقد کو ختم کر چکے ہوں گے اور نہ کپڑے کو لپیٹ چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور ایک شخص نے کھانے کے لیے نوالہ اُٹھایا ہو گا کہ اس کو کھا نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

(فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً) یعنی وہ وصیت کرنے پر بھی قادر نہیں ہوں گے۔ مقاتل کا قول ہے کہ وصیت کرنے میں جلدی کریں گے کہ موت نہ پہنچ جائے۔ (وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ) یعنی کہ وہ قیامت اتنی جلدی آجائے گی کہ کسی چیز کی مہلت نہیں ملے گی۔ (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ) اس سے مراد نفخہ ثانیہ ہے۔ نفخہ اولیٰ اور نفخہ ثانیہ کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہو گا۔ (فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ) اس سے مراد قبروں سے اُٹھنا ہے۔ "اجداث" جمع ہے "جدث" کی۔ (إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ) ان کو قبروں سے زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔ اسی وجہ سے لڑکے کے لیے کہا جاتا ہے "نَسْلٌ لِخُرُوجِهِ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ" کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ (قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا) ابی بن کعب، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ کا قول ہے کہ کافروں کا یہ قول اس وجہ سے ہو گا کہ دونوں نفخوں کی درمیانی مدت ان پر عذاب اُٹھا لیا جائے گا اور وہ سو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ جب نفخہ صور کے بعد ان اُٹھایا جائے گا تو یہ کہیں گے اور قیامت کا معائنہ اپنی آنکھوں سے کر لیں گے، پھر وہ اپنے آپ کی ہلاکت کو پکاریں گے۔ بعض اہل علم کا بیان ہے کہ جب کفار عذاب جہنم کا معائنہ کریں گے تو ان کو قبر کا عذاب خواب کی طرح محسوس ہو گا۔ اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم کو خواب سے کس نے اُٹھایا پھر ان کو کہا جائے گا۔ (هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ) یہ اس وقت اقرار کریں گے جس وقت ان کو اقرار سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اور بعض نے کہا کہ فرشتے ان سے کہیں گے "هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ" مجاہد کا قول ہے کہ جب کفار کہیں گے "مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا" تو اس وقت مومنین ان کو جواب دیں گے "هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ"۔ (إِن كَانَتْ) "ان" بمعنی "ماکانت" کے ہے۔ (صَيْحَةً وَاحِدَةً) اس سے دوسرا نفخہ مراد ہے۔ "فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ "(62)

حساب کتاب کا دن

7) فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ○وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ○هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ○[63]

ترجمہ: بس وہ تو ایک ہی زوردار آواز ہوگی جس کے بعد وہ اچانک (سارے ہولناک مناظر) دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ: "ہائے ہماری شامت! یہ تو حساب وکتاب کا دن ہے"۔ (جی ہاں!) یہی وہ فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔[64]

تفسیر: (فَإِنَّمَا هِيَ) یہ بعثت اور قیامت کا قصہ (زَجْرَةٌ) ایک سخت آواز (وَاحِدَةٌ) اُٹھنے والا نفخہ، دوسری مرتبہ جب مردے اُٹھ کر میدان محشر کی طرف چل پڑیں گے (فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ) سب دیکھیں گے کہ وہ زندہ ہو کر لوٹ آئیں۔ (وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ) اس سے حساب کا دن اور بدلہ کا دن مراد ہے۔ (هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ) یہی فیصلے کا دن ہوگا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ فیصلے کا دن ہے نیکی کرنے والے اور برائی کرنے والے کے درمیان۔ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔[65] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: صرف ایک آواز (نفخ صور) لگتے ہی ہر ایک زمین سے نکل کر دہشت ناکی کے ساتھ اہوال واحوال قیامت کو دیکھنے لگے گا۔

روز قیامت کا واویلا: قیامت کے دن کفار کا اپنے تئیں ملامت کرنا اور پچھتانا اور افسوس وحسرت کرنا بیان ہو رہا ہے کہ وہ نادم ہو کر قیامت کے وہشت خیز اور دہشت انگیز امور کو دیکھ کر کہیں گے کہ ہائے ہائے! یہی تو روز جزا ہے۔ تو مومن اور فرشتے بطور ڈانٹ ڈپٹ اور ندامت بڑھانے کے ان سے کہیں گے ہاں! یہی تو وہ فیصلے کا دن ہے جسے تم سچا نہیں مانتے تھے۔[66]

قیامت کا نفخہ

8) وَمَا يَنظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ[67]

ترجمہ: اور (مکہ کے) یہ لوگ (بھی) بس ایک ایسی چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔[68]

تفسیر: (وَمَا يَنظُرُ) یہ لوگ انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں[69]۔ یہاں (يَنظُرُ)، "ینتظر" کے معنی میں ہے اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ)[70] "هَؤُلَاءِ" سے مراد کفار مکہ ہیں (إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً) سے مراد قیامت کا نفخہ ہے۔ یعنی غزوہ بدر میں جو مصیبت انہیں پہنچی اس کے بعد وہ قیامت کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے: ان کے زندہ لوگ اس وقت صرف صیحہ کا ہی انتظار کر رہے ہیں صیحہ سے مراد صور پھونکنا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ○فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ[71] یہ قیامت اور موت کے قریب ہونے کی خبر ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ اس اُمت کے آخر کے کفار جو ان لوگوں کے طریقہ کو اپنائے ہوئے ہونگے وہ انتظار نہیں کرتے ہونگے مگر ایک صیحہ کا انتظار کر رہے ہونگے جو نفخہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ: آسمان میں صیحہ نہیں ہوتا مگر اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی زمین پر غضب ناک ہوتے ہیں۔

(مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ) جس کو لوٹایا نہیں جا سکے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس کے لیے لوٹنا نہیں ہے۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس کے لیے واپس آنا نہیں ہوگا۔ سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس سے افاقہ کی صورت نہ ہوگی[72]۔ ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ اور فراء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "فَوَاقٍ" کا معنی ہے "آرام" اور "افاقہ"۔ "فَوَاقٍ" اس وقفہ کو کہتے ہیں جو اونٹنی کو دوہنے اور پھر دودھ اُتارنے کے لیے چھوڑ دینے اور پھر دوہنے کے درمیان ہوتا ہے۔ اور یہاں پر "فَوَاقٍ" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا عذاب دیتے وقت اس مقدار کی بھی مہلت نہیں دیں گے۔[73]

دوبار صور کا پھونکے جانا

9) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُم قِيَامٌ يَنظُرُونَ[74]

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین میں جتنے ہیں، وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے، سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ سب لوگ پل بھر میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔[75]

تفسیر: (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ) یعنی گھبراہٹ سے مر گئے۔ یہ نفخہ اولیٰ ہے۔ (إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ) ان لوگوں کے بارے می اختلاف ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں استثناء کیا ہے اور ہم نے اس کو سورۃ النمل میں ذکر کر دیا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ" یعنی صرف تنہا اللہ تعالیٰ "ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ" یعنی صور میں "أُخْرَى" یعنی دوسری مرتبہ "فَإِذَا هُم قِيَامٌ يَنظُرُونَ" اپنی قبروں سے اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرتے ہوں گے۔[76]

ڈرائے جانے کا دن

10) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ[77]

ترجمہ: اور صور پھونکا جانے والا ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس سے ڈرایا جاتا تھا۔[78]

تفسیر: (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ) یعنی اُٹھانے کا نفخہ (ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ) یعنی یہ دن اس وعید کا دن ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو اس میں عذاب دے گا۔ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وعید سے عذاب مراد ہے یعنی وعید واقع ہونے کا دن۔[79]

ایک پکارنے والے کی پکار

11) وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ[80]

ترجمہ: اور توجہ سے سنو! جس دن ایک پکارنے والا ایک قریبی جگہ سے پکارے گا۔[81]

تفسیر: (وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ) "اسْتَمِعْ" کا مفعول محذوف ہے مراد ہے "ندا اور آواز کو سنو یا صیحہ کو سنو۔ اس سے مراد صیحۂ قیامت ہے اور وہ نفخہ ثانیہ ہے ندا کرنے والے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ: وہ حضرت اسرافیل علیہ

السلام ہیں۔ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ : حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے اور حضرت جبریل علیہ السلام منادی کریں گے، وہ حشر بپا ہونے کا اعلان کریں گے، وہ کہیں گے کہ : حساب کے لیے آو۔ اس تعبیر کی بنا پر ندا میدان حشر میں ہوئی۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ : "اسْتَمِعْ" کا مفعول بہ "نداء الكفار" ہے وہ ویل اور ہلاکت کی ندا کریں گے یعنی قریب سے اس ندا کو سنو، یعنی سب اس آواز کو سنیں گے کوئی بھی اس ندا سے دور نہیں ہوگا۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ : رحمٰن کا منادی ندا کرے گا گویا وہ ان کے کانوں میں ندا کرے گا۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ : مکان قریب سے مراد بیت المقدس کا صخرہ ہے۔ اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ : یہی زمین کا وسط ہے اور زمین کا یہ حصہ آسمان سے دوسری جگہ کی بنسبت بارہ میل قریب ہے۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : اٹھارہ میل قریب ہے۔ پہلا قول زمخشری اور قشیری رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔ دوسرا قول ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہونگے وہ حشر بپا ہونے کا اعلان کرینگے کہ : اے بوسیدہ ہڈیو اور ٹوٹے ہوئے جوڑو، اے فنا ہونے والے کفنو! اے خالی دلو! اے فاسد بدنو! اے بہنے والی آنکھ! رب العالمین کے حضور پیشی کے لیے اُٹھ کھڑے ہو۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : اس سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں جو صور والے ہیں۔[82]

(وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ) یعنی اے محمد ﷺ قیامت اور شور کی چیخ کو توجہ سے سنیں جس دن آواز لگانے والا آواز دے گا۔ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یعنی اسرافیل علیہ السلام حشر کے دن آواز لگائیں گے اے بوسیدہ ہڈیو اور جدا جوڑو، اور پھٹے ہوئے گوشت اور بکھرے بالو! بے شک اللہ تعالی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم جمع ہو جاو، واضح فیصلہ کے لیے، قریب کی جگہ، بیت المقدس کی چٹان سے اور وہ زمین کا وسط ہے۔ کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ آسمان کی طرف سب سے قریب ترین زمین ہے، اٹھارہ میل۔[83]

قبروں سے نکلنے کا دن

12) يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ[84]

ترجمہ: جس دن لوگ سچ مچ اُس پکار کی آواز سنیں گے، وہ قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔[85]

تفسیر: (يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ) یہاں پر "الصَّيْحَةَ" سے مراد دوبارہ اُٹھائے جانے کا صیحہ ہے "الْخُرُوجِ" کا معنی حساب کے لیے جمع ہونا ہے۔ (ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ) یعنی یہ قبروں سے نکلنے کا دن ہے[86]۔ ایک اور تفسیر میں ذکر ہے (يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ) اس سے نفخہ ثانیہ مراد ہے اور "بِالْحَقِّ" فرما کر یہ بتادیا کہ اس چیخ کو یقین کے ساتھ سنیں گے جس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہ ہوگی یہ جو دنیا میں کسی کو آواز پہنچتی ہے کسی کو نہیں پہنچتی ایسا نہ ہوگا۔[87]

13) فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ[88]

ترجمہ: لهذا (اے پیغمبر!) تم بھی ان کی پرواہ نہ کرو۔ جس دن پکارنے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ اُس دن یہ اپنی آنکھیں جھکائے قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہونگے جیسے ہر طرف پھیلی ہوئی ٹڈیاں۔ دوڑے جارہے ہونگے اُسی پکارنے والے کی طرف۔ یہی کافر (جو قیامت کا انکار کرتے تھے) کہیں گے کہ یہ تو بہت کٹھن دن ہے۔[89]

تفسیر: (فَتَوَلَّ عَنْهُمْ) یعنی ان سے اعراض کریں۔ اس کو قتال کی آیت نے منسوخ کردیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ: یہاں وقف تام ہے اور کہا گیا ہے "فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ" یعنی بلانے والے کے دن کی طرف۔ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں وہ بیت المقدس کے صخرہ پر کھڑے ہوکر پھونک ماریں گے۔ (إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ) اوپرسے ہیبت ناک جس کی مثل انہوں نے نہ دیکھا ہوگا۔ پس وہ اس کی عظمت کی وجہ سے اس کا انکار کریں گے۔ (خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ) اور عبداللہ کی قرات میں "خاشعة ابصارهم" ہے یعنی ذلیل جھکی ہوئی عذاب دیکھنے کے وقت۔ (يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ) یعنی قبروں سے (كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ) اور منتشر کو لفظ جراد پر ذکر کیا گیا ہے اس کی نظیر "كالفراش المبثوث" ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ گھبرائے ہوئے نکلیں گے کوئی خاص جہت کسی کے لیے نہ ہوگی جس کی طرف وہ متوجہ ہوں ٹڈیوں کی طرح کہ ان کی کوئی جہت نہیں ہوتی آپس میں ایک دوسرے میں ملی ہوتی ہیں۔ (مُّهْطِعِينَ) جلدی سے متوجہ ہونگے۔ (إِلَى الدَّاعِ) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف (يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ) سخت دن ہے۔[90]

صور میں پھونکنا

14) فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ[91]

ترجمہ: پھر جب ایک ہی دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی۔[92]

تفسیر: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: یہ قیامت کے برپا ہونے کے وقت پہلا نفخہ ہے۔ اس وقت ہر کوئی مر جائے گا۔ "نفخ" کو مذکر لانا بھی جائز ہے کیونکہ "نفخه" کی تانیث غیر حقیقی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ: اس "نفخه" سے مراد دوسرا "نفخه" ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ: "نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ" یعنی اس کو دوبارہ نہیں پھونکا جائے گا۔ اخفش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: فعل، نفخہ پر واقع ہوا کیونکہ اس سے پہلے کوئی اسم مرفوع نہیں تو اسے "نفخه" کہا گیا یہ بھی جائز ہے کہ مفعول مطلق ہونے کی حیثیت سے منصوب ہو۔ ابو سمال نے اسے یوں ہی پڑھا ہے یا کہا جاتا ہے: صرف فعل کے ساتھ خبر دینے پر اقتصار کیا گیا ہے جس طرح تو کہتا ہے: "ضرب ضربا"۔ زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: "فِي الصُّورِ" نائب فاعل کے قائم مقام ہے۔[93]

15) فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ[94]

ترجمہ: پھر جب صور میں پھونک ماردی جائے گی۔[95]

تفسیر: (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ) یعنی صور میں پھونک ماری جائے گی اور وہ سینگ ہے جس میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونک ماریں گے

یعنی دوسری پھونک[96]۔"ناقور"، "نقر" سے "فاعول" کا وزن ہے گویا یہ ایسی چیز ہے جس کی شان یہ ہے کہ آواز پیدا کرنے کے لیے جسے کھٹکھٹایا جائے بلکہ عرب میں "نقر" کا معنی آواز ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: یہ بگل جیسی کوئی چیز ہے اس سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔ایک قول کیا گیا ہے کہ: اس سے پہلا نفخہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلی ہولناک سختی ہوگی۔[97]

16) يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا[98]

ترجمہ: وہ دن جب صور پھونکا جائے گا تو تم سب فوج در فوج چلے آوگے۔[99]

تفسیر: (يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا) دوبارہ اُٹھانے کے لیے جس وقت صور پھونکا جائے گا تو تم پیشی کی جگہ جماعت در جماعت آوگے۔ہر اُمت اپنے امام کے ساتھ آئے گی۔ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ: "افواج" کا معنی جماعتیں ہیں اس کا واحد "فوج" ہے۔"يَوْمَ" کا لفظ پہلے "يَوْمَ" سے بدل کے طور پر منصوب ہے[100]۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے فرمان "يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا" کے بارے میں بتایئے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تونے عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے۔پھر آپ ﷺ کی آنکھوں سے چھم چھم آنسو برسنے لگے، پھر فرمایا: "میری اُمت میں سے دس جماعتیں الگ الگ کی جائے گی۔اللہ تعالیٰ انہیں مسلمانوں کی جماعتوں سے ممتاز کر دے گا، ان کی صورتوں کو بدل دے گا، ان میں سے کچھ بندروں کی صورت میں ہونگے، بعض خنزیروں کی صورت میں ہونگے، بعض اوندھے منہ ہونگے ان کی ٹانگیں اُوپر کی طرف ہونگی اور انہیں چہرے کے بل گھسیٹا جارہا ہوگا، بعض اندھے ہونگے وہ اِدھر اُدھر مارے مارے پھر رہے ہونگے۔اِن میں سے بعض بہرے گونگے ہونگے وہ کوئی سمجھ بوجھ نہ رکھیں گے، بعض اپنی زبانیں چبا رہے ہونگے وہ ان کے سینوں پر لٹک رہی ہونگی، ان کے مونہوں سے پیپ لعاب کے طور پر بہہ رہی ہوگی، محشر میں موجود تمام افراد ان سے نفرت کریں گے بعض کے ہاتھ پاوں کٹے ہوں گے، بعض کو آگ کی سولیوں پر لٹکایا گیا ہوگا، بعض مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہونگے، بعض ایسے جبے پہنائے جائیں گے جن سے تارکول بہہ رہی ہوگی جو جسے ان کے جسموں سے چمٹے ہوئے ہونگے۔رہے وہ شخص جو بندروں کی صورت میں ہونگے وہ لوگوں میں چغل خور ہیں، جو خنزیر کی صورت پر ہونگے وہ ناجائز کمائی، حرام چیز اور محصول کھانے والے ہونگے، جن کے سر اُوندھے ہونگے وہ سود خور ہیں، اندھے وہ ہونگے جو حکم میں ظلم کرتے ہیں، صم اور بکم وہ لوگ ہونگے جو اپنے اعمال پر عجب کا اظہار کرتے ہونگے، جو اپنی زبانیں چبارہے ہونگے وہ علماء اور قصہ گو ہیں جن کے قول، عمل کے خلاف ہونگے، جن کے ہاتھ پاوں کٹے ہونگے، یہ وہ لوگ ہونگے جو اپنے پڑوسیوں کو اذیت دیتے ہونگے، جن کو آگ کی سولیوں پر لٹکایا جائے گا یہ وہ لوگ ہونگے، جو لوگوں کو حاکمیں کے پاس لے جاتے ہیں، جو مردار سے زیادہ بدبودار ہونگے وہ لوگ ہیں جو شہوات اور لذات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔اور اپنے اموال میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کو روکتے ہیں، جو جبے پہنیں گے وہ متکبر اور فخر کرنے والے ہونگے۔"[101]

حوالہ جات (References)

(1) سورۃالانعام6،آیت:73

(2) سورۃالکہف18،آیت:99

(3)سورۃالزمر39،آیت:68

(4)سورۃالمدثر74،آیت:8

(5)تفسير القرآن،أبو المظفر، منصور بن محمد بن عبد الجبار ابن أحمد المروزى السمعاني التميمي الحنفي ثم الشافعي (المتوفى: 489هـ)،المحقق: ياسر بن إبراهيم وغنيم بن عباس بن غنيم، دار الوطن، الرياض – السعودية،1418هـ- 1997م،ج:3،ص:467

(6) سورۃالحجر:15،آیت:29

(7)مفردات القرآن،ج2،ص1068

(8) تفسیر قرطبی،ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی،مترجم محمد کرم شاہ،ضیاالقرآن پبلی کیشنز لاہور،اکتوبر2012،ج4،ص42

(9)جامع ترمذی،باب من سورۃالزمر،حدیث نمبر3167یا3245

(10) تفسیر قرطبی،ج4،ص42

(11) الموسوعة القرآنية،إبراهيم بن إسماعيل الأبياري (المتوفى: 1414هـ)،مؤسسة سجل العرب،1405 هـ،ج:8،ص:327

(12)سورۃالبقرۃ2،آیت260

(13)مفردات القرآن،راغب اصفہانی،زاھد بشیر پرنٹرز،جون1987،ج2،ص599تا600

(14)اسرافیل کے نام کے بغیر یہ روایت ترمذی میں موجود ہے،سنن ترمذی،کتاب التفسیر القرآن،باب و من سورۃالزمر،الحدیث:3243،(ابن ماجہ،4273)،(احمد7/3)

(15)ابوداود،کتاب السنۃ،باب ذکر البعث والصور،4742،(ترمذی،3244)(احمد162/2)

(16)سورۃص38،آیت15

(17)سورۃالنازعات79،آیت6،7

(18)سورۃالنمل27،آیت87

(19)سورۃالحج22،آیت 2

(20)تفسیر ابن کثیر،عمادالدین ابوالدزا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی،مکتبہ اسلامیہ لاہور،اپریل2009،ج2،ص242تا243

(21)آسان ترجمہ قرآن، تقی عثمانی،مکتبہ معارف القرآن کراچی،ج2،ص1013

(22)تفسیر ابن کثیر،ج2،ص243تا244

(23)سورۃالانعام:6:آیت:73

(24)آسان ترجمہ قرآن،ج1،ص403

[25] تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل، ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی شافعی، ط سلامت اقبال پریس ملتان، ج2، ص167-168

[26] تفسیر قرطبی، ج4، ص42

[27] سورۃ الکہف:18، آیت:99

[28] آسان ترجمہ قرآن، ج2، ص925

[29] تفسیر بغوی، ج3، ص460

[30] تفسیر ابن کثیر، ج3، ص343

[31] (وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ موسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ) سورۃ الاعراف7، آیت143

[32] تفسیر ابن کثیر، ج3، ص343

[33] سورۃ الانبیاء:21، آیت:96

[34] تفسیر ابن کثیر، ج3، ص343

[35] تفسیر ابن کثیر، ج3، ص343

[36] سورۃ طہ:20، آیت:102

[37] آسان ترجمہ قرآن، ج2، ص974

[38] سورۃ الاسراء:17، آیت:97

[39] تفسیر قرطبی، ج6، ص230-231

[40] تفسیر بغوی، ج4، ص78

[41] تفسیر ابن عباس، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، علی فرید پرنٹرز لاہور۔2009ء، ج2، ص267

[42] سورۃ المومنون:23، آیت:101

[43] آسان ترجمہ قرآن، ج2، ص1057

[44] سورۃ الزمر:39، آیت:68

[45] سورۃ الزمر:39، آیت:68

[46] تفسیر بغوی، ج4 ص222

[47] تفسیر قرطبی، ج6، ص467

[48] سورۃ النساء:4، آیت:40

[49] حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم، ج4، ص201 (تفسیر قرطبی، ج:6، ص:468)

[50] سورۃ المعارج:70، آیت:10

[51] سورۃ عبس:80، آیت:34

(52) تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص581
(53) سورۃ النمل: 27، آیت: 87
(54) آسان ترجمہ قران، ج:2، ص:1165
(55) سورۃ الزمر: 39، آیت: 68
(56) تفسیر بغوی، ج:4، ص:406
(57) تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:105
(58) سورۃ یس: 36، آیت: 52
(59) تفسیر قرطبیؒ، ج:7، ص:252-253
(60) سورۃ یس: 36، آیت: 49تا53
(61) آسان ترجمہ قرآن، ج:3، ص:1360
(62) تفسیر بغوی، ج:5، ص191-193
(63) سورۃ الصافات: 37، آیت: 19تا21
(64) آسان ترجمہ قرآن، ج:3، ص:1393
(65) تفسیر بغوی، ج:5، ص:206
(66) تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:423
(67) سورۃ ص: 38، آیت: 15
(68) آسان ترجمہ قرآن، ج:3، ص:1393
(69) تفسیر بغوی، ج:5، ص:249
(70) سورۃ الحدید: 57، آیت: 13
(71) سورۃ یس: 36، آیت: 49تا50
(72) تفسیر قرطبیؒ، ج:8، ص171
(73) تفسیر بغوی، ج:5، ص:249
(74) سورۃ الزمر: 39، آیت: 68
(75) آسان ترجمہ قرآن، ج:3، ص:1427
(76) تفسیر بغوی، ج:5، ص:308
(77) سورۃ ق: 50، آیت: 20
(78) آسان ترجمہ قرآن، ج:3، ص:1594
(79) تفسیر بغوی، ج:6، ص:113

(80)سورۃ ق:50،آیت:41
(81)آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1598
(82)تفسیر قرطبیؒ،ج:9،ص:41
(83)تفسیر بغوی،ج:6،ص:119
(84)سورۃ ق:50،آیت:42
(85)آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1598
(86)تفسیر قرطبیؒ،ج:9،ص:41
(87)انوار البیان،ج:9،ص:27
(88)سورۃ القمر:54،آیت:8،7،6
(89)آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1640
(90)تفسیر بغوی،ج:6،ص:163
(91)سورۃ الحاقہ:69،آیت:13
(92)آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1793
(93)تفسیر قرطبیؒ،ج:9،ص:574
(94)سورۃ المدثر:74،آیت:8
(95)آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1833
(96) تفسیر بغوی،ج:6،ص:399
(97)تفسیر قرطبیؒ،ج:10،ص:81
(98)سورۃ النباء:78،آیت:18
(99) آسان ترجمہ قرآن،ج:3،ص:1868
(100)تفسیر قرطبیؒ،ج:10ص:182
(101)(الدر المنثور فی التفسير بالماثور،عبد الرحمن بن أبي بكر،جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911ھ)،دار الفكر - بیروت،ج:8،ص:393)(تفسیر قرطبیؒ،ج:10،ص:182)

References

1. Surat al-An'am 6, verse: 73
2. Surat al-Kahf 18, verse: 99
3. Surah al-Zamr 39, verse: 68
4. Surat al-Muddassar 74, verse: 8
5. Tafsir al-Qur'an, Abu al-Muzaffar, Mansoor ibn Muhammad ibn Abd al-Jabbar ibn Ahmad al-Marozi al-Samaani al-Tamimi al-Hanafi, then al-Shafi'i (died: 489 AH), al-Haqiq: Yasir ibn Ibrahim and Ghanim ibn Abbas b. Ghanim, Dar Al-Watan, Riyadh – Saudi Arabia, 1418 AH-1997 AD. C: 3, p: 467

6. So Ratul Hajar: 15, Ayat: 29
7. Mufardat al-Qur'an, vol. 2, p. 1068
8. Tafsir Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Abu Bakr Qurtubi, translated by Muhammad Karam Shah, Zia Al-Quran Publications, Lahore, October 2012, vol. 4, p. 42
9. Jami at-Tirmidhi, Chapter Man of Surah Al-Zamr, Hadith No. 3167 or 3245
10. Tafsir Qurtubi, vol. 4, p. 42
11. Al-Musawat al-Qur'aniya, Ibrahim bin Ismail Al-Abiari (died: 1414 AH), Mas'ssah Sajal al-Arab, 1405 AH, Volume: 8, P: 327
12. Surah Al-Baqarah 2, verse 260
13. Mufardat al-Qur'an, Raghab Isfahani, Zahid Bashir Printers, June 1987, Vol. 2, pp. 599 to 600
14. This hadith without the name of Israfel is present in Tirmidhi, Sunan Tirmidhi, Kitab al-Tafseer al-Qur'an, Chapter and Waman, Surah Al-Zamr, Al-Hadith: 3243, (Ibn Majah, 4273), (Ahmad 3/7).
15. Abu Dawud, Kitab al-Sunnah, Chapter Zikr al-Baath and Sur, 4742, (Tirmidhi, 3244) (Ahmad 2/162)
16. Surah p38, verse 15
17. Surah Al-Nazaat 79, verse 6,7
18. Surat al-Naml 27, verse 87
19. Surah al-Hajj 22, verse 2
20. Tafsir Ibn Kathir, Imad al-Din Abu Al-Daz Ismail bin Umar bin Kathir al-Damashqi, Islamia Library Lahore, April 2009, Vol. 2, pp. 242 to 243
21. Easy translation of the Qur'an, Taqi Usmani, Maktaba Ma'rif al-Qur'an, Karachi, Vol. 2, p. 1013
22. Tafseer Ibn Kathir, Volume 2, pp. 243 to 244
23. Surah Al-An'am: 6: Verse: 73
24. Easy translation of the Qur'an, Vol. 1, p. 403
25. Tafsir Baghwi al-Ma'roof Ma'alim al-Tanzil, Abu Muhammad Hussain bin Mas'ud al-Fara' Baghwi Shafi'i, Salamat Iqbal Press Multan, Volume 2, pp. 167-168
26. Tafseer Qurtubi, vol. 4, p. 42
27. Surat al-Kahf: 18, verse: 99
28. Easy Translation of the Qur'an, Vol. 2, p. 925
29. Tafsir Baghwi, Vol. 3, p. 460
30. Tafsir Ibn Kathir, Vol. 3, p. 343
31. (And when Musa came to Miqatna, and his Lord spoke to him, he said, Lord, show me Anzoor to you. So when his place was stable, the Suf saw it, and when his Lord appeared to the mountain, He made it a rock, and Moses was struck with a thunderbolt. Glory be to you, and I am the first of the believers (Surah Al-A'raf 7, verse 143)
32. Tafsir Ibn Kathir, Vol. 3, p. 343
33. Surat al-Anbiya: 21, verse: 96
34. Tafsir Ibn Kathir, Vol. 3, p. 343
35. Tafsir Ibn Kathir, Vol. 3, p. 343
36. Surah Taha: 20, verse: 102
37. Easy translation of the Qur'an, Vol. 2, p. 974
38. Surat al-Israa: 17, verse: 97
39. Tafsir Qurtubi, Vol. 6, pp. 230-231
40. Tafsir Baghwi, vol. 4, p. 78
41. Tafsir Ibn Abbas, Hazrat Abdullah Ibn Abbas Radiyallahu Anhu, Ali Farid Printers Lahore. 2009, Vol. 2, p. 267
42. Surat al-Momonun: 23, verse: 101
43. Easy translation of the Qur'an, Vol. 2, p. 1057
44. Surah al-Zamr: 39, verse: 68

45. Surah al-Zamr: 39, verse: 68
46. Tafsir Baghwi, Vol. 4 p. 222
47. Tafsir Qurtubi, Vol. 6, p. 467
48. Surat al-Nisa: 4, verse: 40
49. Haliyat al-Awaliya and Tabaqat al-Asafia, Abu Naeem, vol. 4, p. 201 (Tafseer al-Qurtubi, vol. 6, p. 468).
50. Surah al-Ma'arij: 70, verse: 10
51. Surah Abbas: 80, verse: 34
52. Tafsir Ibn Kathir, Volume: 3, p. 581
53. Surat al-Namal: 27, verse: 87
54. Simple translation of the Qur'an, Vol.: 2, P.: 1165
55. Surah Al-Zamr: 39, Verse: 68
56. Tafsir Baghwi, Volume: 4, Page: 406
57. Tafsir Ibn Kathir, Vol.4, p.105
58. Surah Yes: 36, verse: 52
59. Tafseer Qurtubi, Volume: 7, Pages: 252-253
60. Surah Yes: 36, Verses: 49 to 53
61. Simple translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1360
62. Tafsir Baghwi, Volume: 5, pp. 191-193
63. Surah As-Safat: 37, Verses: 19 to 21
64. Easy translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1393
65. Tafsir Baghwi, Volume: 5, Page: 206
66. Tafsir Ibn Kathir, Volume: 4, Page: 423
67. Surah S: 38, Verse: 15
68. Simple translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1393
69. Tafsir Baghwi, Volume: 5, Page: 249
70. Surat al-Hadid: 57, verse: 13
71. Surah Yes: 36, Verses: 49 to 50
72. Tafsir Qurtubi, Volume: 8, p. 171
73. Tafsir Baghwi, Volume: 5, Page: 249
74. Surah al-Zamr: 39, verse: 68
75. Easy translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1427
76. Tafsir Baghwi, Volume: 5, Page: 308
77. Surah Q: 50, verse: 20
78. Easy translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1594
79. Tafsir Baghwi, Volume: 6, Page: 113
80. Surah Q: 50, verse: 41
81. Easy translation of the Qur'an, Volume: 3, P.: 1598
82. Tafsir Qurtubi, Volume: 9, Page: 41
83. Tafsir Baghwi, Volume: 6, Page: 119
84. Surah Q: 50, verse: 42
85. Easy translation of the Qur'an, Vol.: 3, p.: 1598
86. Tafsir Qurtubi, Volume: 9, Page: 41
87. Anwar Al Bayan, Volume: 9, Page: 27
88. Surat al-Qamar: 54, verse: 6, 7, 8
89. Simple translation of the Qur'an, Volume: 3, p.: 1640
90. Tafsir Baghwi, Volume: 6, Page: 163
91. Surah Al-Haqqa: 69, Verse: 13
92. Simple translation of the Qur'an, Volume: 3, p.: 1793

93. Tafsir Qurtubi, Volume: 9, Page: 574
94. Surat al-Mudassar: 74, verse: 8
95. Simple translation of the Qur'an, Volume: 3, p.: 1833
96. Tafsir Baghwi, Volume: 6, Page: 399
97. Tafsir Qurtubi, Vol.: 10, p.: 81
98. Surat al-Naba: 78, verse: 18
99. Easy translation of the Qur'an, Volume: 3, p.: 1868
100. Tafsir Qurtubi, Volume: 10 p.: 182
101. Al-Dar al-Manthur Fi al-Tafseer Balmathur, Abdul Rahman bin Abi Bakr, Jalal al-Din al-Suyuti (died: 911 AH), Dar al-Fikr - Beirut, vol.8, p.393) (Tafseer al-Qurtubi, vol.10, p.182)